Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۵ ذی الحجہ ۱۴۰۹ ھ ۔ ۹ وفاء ۱۳۶۸ ہش ۔ ۹ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۵۵

اخبار احمدیہ

لندن

سیّدنا وامامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔ صد سالہ جشن تشکر کے سال کے اعتبار سے حضور کی مصروفیات کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ اس میں ممالکِ غیر کے دوروں کی مصروفیات شامل ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب امام اور آقا کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے جملہ مقاصدِ عالیہ کو غیر معمولی کامیابی اور سرفرازی عطا کرے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر استغفار کے یہ معنے ہیں کہ گزشتہ گناہوں سے معافی ہو تو پھر بتلائیں کہ آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے لئے کون سا لفظ ہے۔ گناہ سے حفاظت یعنی عصمت تو انسان کو استغفار سے ملتی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ سے چاہے کہ اُن قویٰ کا ظہور اور بروز ہی نہ ہو۔ جو معاصی کیطرف کھینچتے ہیں۔ کیونکہ جیسے انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ گزشتہ گناہ اس کے بخشے جائیں اسی طرح اس بات کی ضرورت بھی ہے کہ آئندہ اس کے قویٰ سے گناہ کا ظہور و بروز نہ ہو۔ یہ مسئلہ بھی قابل دعا کے ہے۔ ورنہ یہ کیا بات ہے کہ جب گناہ میں مبتلا ہو تو اس وقت تو دعا کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا نہ کرے۔ اگر انجیل میں یہ دعا نہیں ہے تو پھر وہ کتاب ناقص ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے استغفار مانگا۔ آپؐ کو دیا گیا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۲)

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر وضو کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ زمین پولی ہے اور اس کے نیچے ایک غار سی چلی جاتی ہے۔ میں نے اس میں پاؤں رکھا۔ تو دھنس گیا اور خوب یاد ہے کہ پھر میں نیچے ہی نیچے چلا گیا۔ پھر ایک جست کر کے میں اُوپر آگیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں اور ایک گڑھا ہے مثل دائرے کے گول اور اس قدر بڑا جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر۔ اور میں اس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں۔ سیّد محمد احسن صاحب کنارہ پر تھے۔ میں نے اُن کو بُلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ علیہ السّلام تو پانی پر چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل اُن سے بڑھ کر مجھ پر ہے حامد علی میرے ساتھ ہے اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں۔ اور بڑی آسانی سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں۔ ایک بجنے میں بیس منٹ باقی تھے کہ میں نے یہ خواب دیکھا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۱)

"آٹھویں کلاس کے طلباء" متوجہ ہوں

تعلیمی سال کی تبدیلی (جنوری تا دسمبر) کی وجہ سے مڈل سٹینڈرڈ کے طلباء کے لئے امتحانات کی تیاری کے لئے بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ اس بات کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ امور طلبہ کے تحت "فری مڈل کلاس" کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

یہ کلاسز دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں ۸ جولائی سے بوقت ۸ بجے صبح ہوا کریں گی۔ طلباء رجسٹریشن کیلئے شام ۶-۳۰ دفتر مقامی سے رجوع کریں۔

کینیڈا کی تصویر

روزنامہ الفضل ۱۷ مئی ۱۹۸۹ء میں پہلے صفحے پر کینیڈا کے عنوان سے جو تصویر شائع ہوئی ہے اس میں ریڈیو کے نمائندہ کو مکرم آدم بہاری صاحب جو فرنچ نژاد ہیں، فرنچ زبان میں جماعت احمدیہ کے بک سٹال کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ یہ تصویر کیوبک انٹرنیشنل بک فیئر منعقدہ کیوبک سٹی (صوبہ کیوبک) ۱۹۸۸ء کی ہے

ہماری ساری جدوجہد کا ماحصل اپنے ربّ کی رضا کا حصول ہے

ہم دعائیں کریں گے تو اللہ تعالےٰ ساری مشکلات دور فرما دے گا

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات

"وہ خدا جو فکریں پیدا کرتا ہے یا فکر والے حساس دل عطا کرتا ہے وہی فکروں کو دور کرنے کے سامان بھی مہیا فرما دیتا ہے۔ اس ساری جدوجہد کا ماحصل کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ احمدی پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے ربّ کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ فکریں اور فکریں دور کرنے کا انتظام تو محض بہانہ ہو گیا۔ فی الحقیقت ان کی کوئی بھی حیثیت نہ رہی۔ کام سارے خدا ہی نے کرنے ہیں اور کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس جدوجہد کے دوران ہمارا ماحصل کیا ہے؟ وہ ہے اپنے ربّ کی رضا۔ ہم دن بدن پہلے سے زیادہ اپنے پیارے محبوب، اپنے خالق و مالک کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس کیا عظیم الشان سودا ہے جو ہم نے اپنے ربّ سے کیا ہے ہمارا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ اور ہر دفعہ ہم پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی رضا کی دولت سے مالا مال ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اگر ہم دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساری مشکلات دور فرما دے گا۔ سارے خدشات ٹال دے گا۔"

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۴ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ وفا ۱۳۶۸ھش ۹ر جولائی ۱۹۸۹ء

شراکتِ مطالعہ

علم کو محفوظ رکھنے کا اور اس سے استفادہ کے حلقہ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جس کے پاس علم ہے وہ کسی دوسرے کو اس سے آگاہ کرے اور دوسرا کسی تیسرے کو اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور قدیم زمانے میں یہی طریق رائج تھا اس لئے کہ اس کے سوا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں تھا۔ اس کے بعد کتابت شروع ہوئی عالم کتاب لکھتا تھا کچھ لوگ اسے پڑھتے تھے اور کچھ لوگ اس کتاب کو نقل کر لیتے تھے۔ لیکن یہ بھی طریق ایسا تھا کہ استفادہ کرنے کا حلقہ محدود بلکہ خاصی حد تک محدود رہتا تھا۔ پھر کتابیں چھپنے لگیں۔ اور اس طرح علم کو حاصل کرنے والوں کا حلقہ وسیع ہو گیا۔ اور وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا انسان اس سے بھی آگے بڑھا تو اس نے لائبریریوں کا نظام قائم کر لیا۔ لائبریری کے بغیر ہر شخص کو کتاب خریدنی پڑتی تھی یا ہچکچاتے ہوئے کسی سے مانگنی پڑتی تھی۔ خریدنے کا عمل بھی محدود ہے۔ کتاب چھپتی ہی کتنی ہے اور پھر کتنے لوگ ہیں جو کتاب خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اس کے پیش نظر لائبریریاں قائم ہوئیں۔ جہاں ہزاروں بلکہ بعض لائبریریوں میں لاکھوں کتابیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اندازہ کیجیئے کتنی بڑی سہولت ہے ایک شخص دس کتابیں بھی خرید کر نہ پڑھ سکے اور پھر اسے دس ہزار بلکہ دس لاکھ کتابیں میسر آ جائیں۔ جب چاہے اور جونسی کتاب چاہے پڑھے۔

یہ سب باتیں درجہ بدرجہ علم کو پھیلانے اور علم کو محفوظ رکھنے کے ذرائع ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانا ہمارا حق ہی نہیں ہمارا فرض ہے۔ اگر علم کا حصول ہمارا فرض ہے۔ اور یہ واقعی ہمارا فرض ہے۔ تو ہمیں ہر ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے علم میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔

آپ نے گزشتہ ایام میں یقیناً کوئی ایسی کتاب پڑھی ہوگی جو آپ کو پسند آئی۔ جسے آپ نے علم میں اضافہ کا باعث سمجھا۔ کیا آپ ہمیں اس کتاب کا نام بتائیں گے۔ کیا آپ ہمیں اس کتاب کے موضوع سے آگاہ کریں گے۔ کیا آپ اس کتاب کا خلاصہ اپنی زبان میں۔ اور آسان زبان میں۔ بتانا پسند کریں گے کیا آپ الفضل کے قارئین کو اپنے اس مطالعہ میں شریک کرنا پسند کریں گے۔ اس قسم کی شراکت مطالعہ بھی علم کو پھیلانے والی بات ہے۔ آپ اپنی پسندیدہ کتاب کا خلاصہ لکھیئے ہم اسے الفضل میں شائع کر کے اپنے ہزاروں قارئین تک پہنچائیں گے۔

میں نے ہر بات کو تولا ہے تو پھر بات کہی
میرے ہونٹوں پہ کبھی جھوٹ کی رنگت نہ رہی
میں نے ہر حال کو پابندِ حقیقت کر کے
بعض لوگوں کی عطا کردہ مصیبت بھی سہی

ابوالاقبال

ہرزہ سرائی یہ ہے کہ تم نے سب وشتم سے کام لیا
جب بھی گالی دینا چاہی تم نے ہمارا نام لیا

جھوٹی اِک بنیاد بنا کر سب کچھ تھوپا اوروں پر
جرم میں آپ ملوّث ہو کر خود نہ کوئی الزام لیا

دائیں بائیں آگے پیچھے سب چیزیں اپنانے کو
اپنے علم کا دام بچھا کر جو بھی لیا بے دام لیا

دل کی تاریکی گمبھیر اندھیروں میں پوشیدہ رکھیّ
ظاہر اپنا روشن کر کے روشنیوں کا نام لیا

جن پر ہم جانیں قربان کریں تو یہ بھی کمتر ہے
تم نے ہر مذموم حقارت ہی سے ان کا نام لیا

ان کی اچھی اچھی باتوں پر بھی گند اُچھالا ہے
اپنی کج فطرت کی کجی کا کون ہے جس نے نام لیا

ہم تو سکوتِ لب سے کرتے ہیں اپنے کردار کی بات
تم نے کب اپنے کردار سے کیسے کیسے کام لیا

ہم نے دار و رسن سے کر لی وابستہ اُمید کی صبح
ہم نے ڈھلتی شاموں میں آغازِ سحر کا جام لیا

گونگی ہے شرافت تو ہم بھی گونگے کی طرح ہی جی لیں گے
دیکھا ہے زمانے نے ہمکو کب شور و شر کا نام لیا

پابندِ مروّت ہو تم تو چُپ چاپ نسیم گزر جاؤ
رہنے دو اسے جس شخص نے لینے کو ذوقِ دشنام لیا

نسیم سیفی

لوگوں میں بُرا وہ ہے۔ جس کی تعظیم اس کے شرّ کے خوف سے کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون ۔ سین

ڈیٹن میں جشنِ تشکر کی رُوداد

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر ڈیٹن' اوہایو امریکہ سے لکھتے ہیں

"اس دفعہ ایک لمبی غیر حاضری کے بعد حاضر ہوا ہوں۔ گزشتہ دِنوں دو ماہ کے الفضل اکٹھے ہی کہیں سے ملے۔ کیا بتاؤں کہ کس ذوق اور شوق سے پڑھے۔ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں۔ میں اپنے گھر بھی بچوں کو لکھتا رہتا ہوں کہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کریں۔ آپ کی خدمت میں یہاں ڈیٹن کے اخبار نیو ڈیٹن ڈیفنڈر نے جو ہماری جشنِ تشکر کی خبر شائع کی ہے ارسال ہے۔ یہ چار صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک اشتہار بھی ہے۔ بہت لوگوں نے پسند کیا ہے۔"

اب اس نیو ڈیٹن ڈیفنڈر کی کچھ تفصیل پہلے صفحے پر موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی دو کالمی تصویر ہے اور اس کے ساتھ احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کی تفصیل جس میں اخبار نے لکھا ہے کہ یہ جشنِ تشکر دراصل تاسیس احمدیت سے لے کر اب تک ۱۰۰ سال پورے ہونے کی خوشی اور شکرانے کے طور پر منایا گیا ہے ۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء کو احمدیوں نے ۱۲۰ ممالک میں روزے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ ۲۳ مارچ کو تہجد کی نماز پڑھی گئی اور اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

خدا تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر احمدیوں نے خدمتِ خلق کے سلسلے میں مستحقین میں مٹھائیاں روپے اور دیگر اشیاء تقسیم کیں۔ سب سے بڑی تقریب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یوم منانے کی تھی۔ اور اس کا آغاز قومی اور احمدیہ جھنڈے لہرانے سے کیا گیا۔ عمارتوں پر چراغاں کی گئی اور مذہبی نظمیں ترنم سے پڑھی گئیں۔ بچوں میں مٹھائی اور یادگاری چیزیں تقسیم کی گئیں۔ اس موقعہ پر جماعت کے امام نے ساری دنیا کو ایک پیغام دیا جو ہر جگہ پر لوگوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ڈیٹن میں احمدیہ جماعت کا دارالذکر ۶۳۷ ریڈ وِلف سٹریٹ پر ہے۔ قریب ہی مربی کی رہائش گاہ بھی ہے یہاں کے علاقائی مربی سید شمشاد احمد ناصر ہیں۔

شمشاد احمد صاحب ڈیٹن کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی جماعت کی خدمات پر مامور ہیں۔ تہجد کی نماز کے بعد قرآنِ کریم کا درس مکرم شمشاد احمد صاحب نے دیا اور مکرم ڈاکٹر مظفر احمد ظفر جو کہ مقامی جماعت کے صدر ہیں نے احمدیہ جماعت کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب نے حدیث کا درس دیا اور اس درس کے اختتام پر جماعت کے افراد دارالذکر سے روانہ ہو کر ۶۵۳ ریڈ وُلف سٹریٹ پہنچے جہاں ڈاکٹر مظفر احمد ظفر نے قومی جھنڈا لہرایا اور شمشاد احمد صاحب ناصر نے احمدیہ جھنڈا۔ بچوں نے اور خواتین نے اس تقریب پر الگ الگ پروگرام کئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یوم منانے کے لئے ہلٹن ہوٹل میں انتظام کیا گیا تھا۔ صدارت سید شمشاد احمد ناصر نے کی اور آنریبل رائن میکلن جو ۳۶ ویں ڈسٹرکٹ کے حکومت کے نمائندے ہیں اور آنریبل رچرڈ ڈکلے ڈکسن جو شہر کے میئر ہیں، نے بھی اس جلسے میں شرکت کی۔

اپنے خطاب میں شمشاد احمد صاحب ناصر نے احمدیہ جماعت کی ۱۰۰ سالہ تاریخ اختصار کے ساتھ بیان کی۔ اس موقع پر آنریبل رچرڈ ڈکلے ڈکسن، شہر کے میئر، نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو "احمدیہ جوبلی یوم" قرار دیا۔ آپ نے احمدیہ جماعت کی خدمات کی تعریف کی اور حاضرین کو بتایا کہ اس جماعت کا ہر فرد امن پسند ہے۔ اور اپنے اپنے کام میں لگن کے ساتھ مصروف ہے۔ آنریبل رائن میکلن نے بھی اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے احمدیہ جماعت کے کام کو سراہا۔

اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد سوہنا آف گیمبیا مغربی افریقہ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیات طیبہ پر تقریر کی۔ ڈاکٹر ایس جعفر علی کلیو لینڈ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور ڈاکٹر مظفر اے ظفر صدر احمدیہ جماعت ڈیٹن نے دنیا میں روحانی انقلاب کے موضوع پر تقریر کی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۴۰ تھی جو ڈیٹرائٹ مشی گن کلیولینڈ کولمبس ایتھنز ڈیٹن اوہایو اور مارفرس بورو میسی اس جلسے میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

جوبلی کی تقاریب سارا سال مختلف اوقات میں ہوتی رہیں گی۔ ان کی ایک خاص بات جو تمام شہریوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی ایک نمائش ہے جو سارا سال جاری رہے گی۔ جہاں پر قرآن مجید کے تراجم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب دیکھنے میں آئیں گی۔ اس موقعہ کی نسبت سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایک ایسا پروگرام پیش فرمائیں گے جس پر ساری دنیا کے احمدی عمل پیرا ہونگے۔ اس کی ۴۰ شقیں ہیں اور زندگی کے ہر شعبے کو اس میں سمویا گیا ہے۔

اس کے بعد اخبار مذکور نے احمدیہ جماعت کا پس منظر بیان کیا ہے اور پس منظر پیش کرنے کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور کے مقاصد کا ذکر کیا ہے۔ اس اخبار میں ایک پورا صفحہ اشتہار کے طور پر جشنِ تشکر کا اعلان ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، حضور کے پہلے دوسرے اور تیسرے جانشینوں کی تصاویر اور دینِ حق کے مستقبل کے سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر پیش کی گئی ہے اور جماعت احمدیہ ڈیٹن نے ساری دنیا یعنی ۱۲۰ ممالک کے احمدیوں کو اس موقعہ پر مبارکباد پیش کی ہے۔ ایک صفحہ پر احمدیہ جماعت کے عقائد اور دنیا بھر میں ان کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے۔ ڈیٹن کے احمدیہ دارالذکر کے سامنے شمشاد احمد صاحب ناصر اور ان کے رفقاء کی ایک تصویر بھی پیش کی ہے۔ "دی نیو ڈیٹن ڈیفنڈر" کی تیسری جلد کا گیارھواں شمارہ ہے اور تاریخ اشاعت اپریل ۱۳ سے ۲۷، ۱۹۸۹ء

شذرات

جمہوریت پسند مصنفین

گذشتہ ایام میں لاہور میں پاکستان کے جمہوریت پسند مصنفین کی ایک کنونشن ہوئی۔ جن مصنفین نے اس کنونشن میں شرکت کی ان کی تعداد ۲۰۰ سے بھی اوپر تھی۔ مقالے پڑھے گئے۔ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ یہ کنونشن بے شک مقالہ جات کی وجہ سے تو زیادہ دیر تک یاد نہ رہ سکے لیکن جو معنی خیز ریزولیوشن اس کنونشن کے موقعہ پر پاس کئے گئے وہ اسے ایک لمبے عرصے تک ذہنوں میں زندہ رکھیں گے۔ پاکستان میں جمہوریت کی جو بھی کیفیت ہے۔ اس سے کچھ مطمئن ہیں اور کچھ غیر مطمئن۔ لیکن اپنے اپنے رنگ میں سب کی خواہش یہ ہے کہ یہاں جمہوریت پنپے۔ شخصی آزادیاں ہر شخص کو حاصل ہوں۔ اور اسکے نتیجے میں زندگی کا ہر شعبہ ترقی کر سکے۔ اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر دہرائی گئی کہ جمہوریت کی اساس رواداری پر ہے۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے خیالات کو برداشت نہ کر سکیں اور اپنی باری کے انتظار کی اہلیت نہ رکھتے ہوں تو جمہوریت کسی صورت میں بھی پنپ نہیں سکتی۔ جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جو بھی ووٹ لے کر جیت گیا ہے اس کو اس جگہ سے جس کے لئے وہ منتخب ہوا ہے ہٹانے کے لئے اس بات کا انتظار کیا جائے کہ دوبارہ الیکشن ہو تو کوئی اور شخص زیادہ ووٹ حاصل کر لے اور اس کی جگہ پر پہنچ جائے۔ نہ یہ کہ ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کئے جائیں اور جو شخص منتخب ہوا ہے اس کو اس کی جگہ سے ہٹانے کی کوشش کی جائے۔ کنونشن کے بعد عام طور پر یہی خیال پایا گیا کہ چونکہ یہ کسی خاص گروپ کو آگے لانے یا کسی خاص گروپ کو پیچھے دھکیلنے کے لئے منعقد نہیں کی گئی تھی۔ نہ کنونشن کے دوران ایسی کوئی بات رونما ہوئی۔ اس لئے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کنونشن نہایت کامیاب تھی۔ اس میں شرکت کرنے والے مصنفین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف الخیال لوگ تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے نہایت رواداری کے ساتھ ایک دوسرے کے خیالات سُنے۔ اور اپنے خیالات سنائے اور کوشش یہ کی کہ جہاں سچائی ہو اسے لے لیا جائے اور جہاں غلطی ہو اسے درست کیا جائے۔ اس کنونشن میں یہ بھی کہا گیا کہ متعدد ایسے مصنفین بھی پاکستان میں موجود ہیں جو سچائی کی قدر و قیمت یا جانتے نہیں یا اس کی طرف بوجوہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جن مصنفین نے اس کنونشن میں تقاریر کیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

پروفیسر ممتاز حسین۔ شوکت صدیقی۔ قمر شہباز۔ عبداللہ جمال دینی۔ احسن رندھاوا۔ عبداللہ ملک۔ ڈاکٹر انور احمد۔ پروفیسر مجتبیٰ حسین۔ عبدالغفور میمن۔ سلیم راز۔ ڈاکٹر الہ باد بولو۔ جعفر اچکزئی۔ صوبو گیان چندانی اور فخر زمان۔ ایک سیشن اس بات کیلئے مخصوص کیا گیا تھا کہ مقالوں کا موضوع یہ ہو کہ جمہوریت کے عمل کے لئے مصنفین کا کیا کردار ہونا چاہئیے۔ سی۔ آر اسلم۔ سلیم راز۔ محمد علی صدیقی اور عبداللہ جمال دینی نے نہایت اہم مقالے پیش کئے

اجلاس کا دوسرا حصہ ایسے ادب کے لئے وقف تھا جسے مزاحمتی ادب کہا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر طارق عزیز ایف سی کالج اور صوبو گیان چندانی نے اس موضوع پر مقالے پڑھے۔

ڈاکٹر طارق کا مقالہ خاص طور پر اردو سے تعلق رکھتا تھا اور صوبو گیان چندانی نے سندھی لکھنے والوں کی بات کی۔ صوبو نے مزاحمتی لٹریچر کے آغاز سے اسکی تاریخ بیان کی۔

ایک اجلاس اس بات کے لئے وقف تھا کہ جمہوریت کے راستے میں کیا کیا رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر مبشر حسن کو سب سے زیادہ داد ملی۔ انہوں نے اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کی کہ جمہوریت صرف اوپر کے طبقے میں رکھنے کی بجائے اسے گاؤں کی سطح تک لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صوبائی حکومتیں وفاقی حکومت کی شکایت کرتی ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ لوکل باڈیز انکی بھی شکایت کرتی ہیں۔

اس اجلاس میں پروفیسر مہدی حسن، ضمیر نیازی اور مظہر جمیل نے بھی حصہ لیا۔ ایک اجلاس "جمہوریت کی جدوجہد

باقی صفحہ ۔۔ پر

یوسف سہیل شوق

راولپنڈی اور اسلام آباد کے احمدی ادیب اور شعراء

جماعت احمدیہ کے معروف شاعروں میں سے خوبصورت شعر کہنے والے جناب اکبر حمیدی کسی تعارف کے محتاج نہیں موصوف اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ ان سے ہم نے سوال کیا کہ پنڈی اسلام آباد میں کون کون سے لکھنے والے احمدی احباب ہیں اور ادبی حلقوں میں ان کا کیا مرتبہ ہے۔

جناب اکبر حمیدی صاحب نے بتایا کہ راولپنڈی اسلام آباد کے ادیبوں اور شاعروں میں جن احمدی احباب کا نام معروف ہے ان میں جناب جرنل عبدالعلی ملک صاحب، جناب حامد برگی صاحب، جناب جرنل ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی صاحب، جناب عبدالمنان ناہید صاحب اور جناب مبشر خورشید صاحب سبھی احباب ادبی حلقوں میں جانے پہچانے ہیں۔ جناب ڈاکٹر جرنل محمود الحسن صاحب جنگ اور نوائے وقت کے ادبی صفحے پر لکھتے ہیں۔ مشاعروں میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ بعض مشاعرے ان کی صدارت میں بھی ہوتے ہیں۔

جناب حامد برگی صاحب شاعر اور انشائیہ نگار ہیں۔ تاہم بحیثیت شاعر زیادہ معروف ہیں۔ حلقہ ارباب ذوق اسلام آباد کے مستقل ممبر ہیں۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے رسالے اوراق میں ان کے انشائیے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ملک بھر کے اچھے انشائیہ نگاروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حلقہ ارباب ذوق کے اجلاسوں میں بھی انشائیے پیش کرتے رہتے ہیں۔ جنگ اور نوائے وقت کے ادبی صفحات میں جو ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں ان کی نظم و نثر شائع ہوتی رہتی ہے۔

جرنل عبدالعلی ملک اگرچہ معروف ادبی شخصیت ہیں لیکن کم لکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں بھی کبھی کبھار شائع ہوتی رہتی ہیں۔

جناب عبدالمنان ناہید کی غزلیں روزنامہ اخبارات کے ادبی صفحات پر نظر آتی رہتی ہیں۔ اسی طرح جناب مبشر خورشید صاحب بھی معروف شاعر ہیں۔ ان کا کلام بھی شائع ہوتا رہتا ہے۔

جناب اکبر حمیدی صاحب براہ کرم اپنے بارے میں کچھ بتائیے؟ ہمارے اس سوال پر انہوں نے بتایا کہ وہ ایک مقامی کالج میں اردو کے استاد ہیں۔ ان کی شاعری کے تین مجموعے "لہو کی آگ" ۱۹۷۰ء میں "آشوب صدا" ۱۹۷۶ء میں اور "تلوار اس کے ہاتھ" ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی نظموں کا انگریزی ترجمہ ۱۹۸۸ء میں "دی ڈے شیل ڈان" THE DAY SHALL DAWN "صبح ضرور ہوگی" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ تراجم انگریزی کے پروفیسر صاحبان جناب حامد برگی۔ جناب پروفیسر جمیل آذر اور فرحت نواز صاحبہ رحیم یار خاں نے کئے ہیں انہوں نے ۱۹۸۲ء سے انشائیہ نگاری شروع کی۔ ان کے انشائیوں کا پہلا مجموعہ "جزیرے کا سفر" ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔ جو خدا کے فضل و کرم سے بڑا پسند کیا گیا۔ ۱۹۸۷ء میں ورلڈ سروس اسلام آباد میں پڑھے گئے ان کے ریڈیو کالموں کا ایک مجموعہ "ریڈیو کالم" کے نام سے شائع ہوا۔ اور انشائیوں کا ایک اور مجموعہ "تتلی کے تعاقب میں" زیر طبع ہے۔

ہمارے اس سوال پر کہ آپ نے کبھی ادبی تنقید بھی لکھی ہے جناب اکبر حمیدی صاحب نے جواب دیا کہ دوستوں کی کتابوں کی رونمائی کی تقاریب پر کئی بار تنقیدی مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے ایسے مضامین کی تعداد اگرچہ بے شمار ہے لیکن اکبر حمیدی صاحب کے بقول اگر میں ان کو ڈِس اَون نہیں کرتا تو اَون بھی نہیں کرتا۔ یہ مضامین دراصل شادی میں دی جانے والی سلامی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تاہم ایک ناشر نے کہا ہے کہ وہ ایسے مضامین کا مجموعہ شائع کرنے کو تیار ہیں یہ ادارہ نیشنل بک فاؤنڈیشن ہے۔

جناب اکبر حمیدی نے بتایا کہ اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت انہوں نے انشائیہ کی ایک انتھالوجی (مجموعہ) مرتب کی ہے اس کا نام ہے "جدید اردو انشائیہ"۔ اسمیں ۲۵ انشائیے ہیں جن میں نمایاں ترین انشائیہ نگار جناب ڈاکٹر وزیر آغا کے علاوہ پروفیسر نذیر صدیقی، مشکور حسین یاد، پروفیسر غلام جیلانی اصغر، جمیل آذر، مشتاق قمر، سلیم آغا وغیرہ صاحبان کے انشائیے جمع کئے گئے ہیں۔ ۱۵-۲۰ صفحے کا ایک دیباچہ خود مرتب نے لکھا ہے جسے

جناب اکبر حمیدی صاحب! یہ بتائیے کہ ادب کی آپ زندگی میں کیا اہمیت سمجھتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ادب انسانیت کی خاموش خدمت ہے۔ ادب ہمیں آپس میں مل کر رہنا اور ایک دوسرے کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی فراہم کرنا سکھاتا ہے۔ یہ انسانیت کی وہ آواز ہے جو ساری دنیا میں مقبول ہے اور سارے تعصبات سے بالا ہے۔

پنڈی اسلام آباد کے ادبی حلقوں میں جماعت احمدیہ کے بارے میں کیا تاثرات ہیں؟ ہمارے اس سوال پر اکبر حمیدی صاحب نے کہا کہ پنڈی اسلام آباد کے ادیبوں اور شاعروں میں جماعت احمدیہ کے بارے میں کوئی تعصب نہیں ہے۔ جب بھی جماعت احمدیہ کا ذکر ہوتا ہے۔ ادباء و شعراء توصیفی کلمات سے نوازتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مذہب ہر شخص کا اپنا حق ہے۔ اس لئے یہاں کے ادباء و شعراء نے جماعت احمدیہ کی کبھی مخالفت نہیں کی اور نہ کبھی معاندانہ رویہ کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ ہمیشہ جماعت کا ذکر اخلاق اور مروت سے باعزت انداز میں کیا ہے۔ ہماری جماعت کی ملی خدمات سے کبھی کوئی انکار نہیں کرتا۔

تحریک پاکستان میں جماعت کے اعلیٰ کردار، استحکام پاکستان میں جماعت کی خدمات اور ملک و قوم کی بہتری اور بہبودی کے لئے جماعت کی خدمات سے کبھی انکار نہیں کیا گیا۔ یہاں کے اہل قلم اور اہل علم کے نزدیک یہ تاریخ کا وہ حصہ ہے جس سے کوئی انکار کر بھی نہیں سکتا۔

"سیکنڈ فری سمر سکول"

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام فری سمر سکول میں بی ایس سی طلباء اور ان طلباء کے لئے جو انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے چکے ہیں، ۴ جولائی سے جامعہ احمدیہ میں صبح ۷-۲۵ سے کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔

اسی طرح شام ۶-۰۰ بجے الیکٹرونکس کورسز بھی کروائے جارہے ہیں۔ خواہش مند طلباء اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظم امور طلباء وصنعت وتجارت)

تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ منیرہ ظہور

یادِ رفتگاں

سیّد عنایت حسین شاہ صاحب

ایک درویش منش انسان

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقت سفر یاد آیا

میرے اباجی گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں ٹبی چیچیاں میں شۂ میں ایک سید گھرانے میں پیدا ہوئے جو اہلسنت والجماعت میں سے تھا۔ ہمارے آباؤاجداد بخارا سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ ہمارے دادا سید امام شاہ صاحب پیری مریدی کرتے تھے۔ اور بہت سے لوگ حلقۂ ارادت میں شامل تھے۔

اباجی نے ابتدائی تعلیم قریبی قصبہ چھوکر کلاں میں حاصل کی۔ آپ ابھی مڈل پاس بھی نہ کر پائے تھے کہ طاعون کی وبا پھوٹ پڑی اور آپ کے باپ، چچا اور ماں اور دیگر بہن بھائی چند دنوں میں ہی طاعون کی نذر ہو گئے۔ سارے کنبے میں سے اباجی اور ان کے چھوٹے بھائی سید غلام حسین شاہ اور آپ کی ایک خالہ جو آپ کی چچی بھی تھیں۔ یہ تین افراد باقی بچے۔ میں سوچتی ہوں کہ شاید ان دونوں بھائیوں کو احمدی ہونا تھا جو خدا تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔

اتنی چھوٹی عمر میں اباجی کے لئے یہ صدمات ناقابل برداشت تھے سو آپ کی خالہ یعنی ہماری دادی اماں ان دونوں بچوں کو لے کر اپنے ماموں زاد بھائیوں کے پاس چک ۲۸۳ ج۔ب ضلع لائلپور میں آگئیں۔ یہاں آکر اباجی نے جہاں تک ہو سکا تعلیم حاصل کی اور کسی نہ کسی طرح پی ٹی سی کی ٹریننگ حاصل کی اور ماں اور بھائی کی کفالت کے قابل ہو گئے۔ آپ کے ماموں شیعہ مذہب کے تھے اور باقی خاندان اہلسنت والجماعت تھا۔ جوانی میں بڑے شہ زور تھے۔ کبڈی کھیلتے تھے۔ آپ ہمیشہ مقابلہ جیت کر آتے تھے اور کبڈی شاہ کے نام سے مشہور تھے۔

انہی مقابلوں کے دوران آپ کی ملاقات ایک احمدی بزرگ بابا نور دین صاحب سے ہوئی جو چک ۲۱ میں درزی کا کام کرتے تھے۔ چونکہ اباجی کا دل کسی مذہب سے تسکین نہیں پاتا تھا اور کوئی کسک انہیں پریشان رکھتی تھی۔ آپ نے اپنی اس بے چینی کا اظہار نورالدین صاحب سے کیا تو انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنے کو دیں جن کے مطالعہ کے بعد آپ کی ذہنی تشنگی کو قرار آگیا۔ دل کے آئینے پر نور کی شعاعوں نے وہ اجالا کیا کہ جذب و مستی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور آپ نے فوراً بیعت کرنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن بابا نورالدین نے کہا کہ پھر سوچ لو۔ کہیں تمہارا خاندان مجھے ہی نہ دھر لے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ قریب تھا۔ آپ نے بہت دعا کی اور خدا سے عرض کی کہ مجھے صراط مستقیم دکھا اور اس رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ بہت بڑا مجمع ہے۔ اچانک کسی کے آنے کی خبر گرم ہوئی اور ہجوم کائی کی طرح پھٹنا شروع ہو گیا اور ایک بزرگ نورانی چہرے والے نمودار ہوئے اور چلتے ہوئے نزدیک آگئے اور کسی نے کہا کہ یہ مامورِ زمانہ ہیں۔ یہ خواب سن کر بابا نورالدین نے آپ کو جلسہ سالانہ پر چلنے کی دعوت دی جو کہ بہت قریب آگیا تھا۔ آپ قادیان گئے۔ اس جلسے کا پہلا ٹائم ختم ہوا تھا۔ اچانک حضرت فضل عمر کے آنے کی خبر ملی اور لوگ ہٹتے گئے اور راستہ بنتا گیا۔ اور وہی خواب والا منظر تھا اور وہی پُر نور چہرہ سامنے تھا۔ ایک کیف تھا جو آپ پر چھا گیا۔ آپ نے حضرت فضل عمر سے ہاتھ ملایا اور کہا میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے آپ کی بے چینی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔ ہاں بھئی آپ ضرور بیعت کریں۔ آپ جلسہ سے واپس آئے اور اپنی بیعت کا اعلان کر دیا جس کے نتیجے میں آپ کو گھر بار چھوڑنا پڑا۔ پھر گھوکھووال کا نمبردار جن کا نام غالباً چراغ دین تھا اور احمدی تھے انہوں نے اپنے گھر ٹھہرا لیا اور آپ اپنی خالہ اور چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے گئے۔

انہی دنوں کبڈی کا ایک میچ تھا آپ جیت کر ہجوم میں کھڑے مبارکیں وصول کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ آپ سے ہاتھ ملایا اور اتہ پتہ پوچھا۔ آپ نے کہا کہ میں سیّد گھرانے سے ہوں اور احمدی ہوں اور آج کل بے گھر ہوں۔ مختصر یہ کہ وہ بزرگ (حافظ محمد الدین) جو میرے نانا جان اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پہلے رفقاء میں سے ۱۸ ویں نمبر پر تھے، نے آپ کو اپنے گھر سانگلہ ہل آنے کی دعوت دی اور اپنی چھوٹی بیٹی سیدہ عصمت آرا بیگم کا رشتہ دے دیا اور اس طرح یہ بے گھر شخص ایک گھر والا بن گیا۔ ادھر خاندان والوں کو احساس ہوا کہ ہمارے خاندان کی بہو دوسرے گھر میں آئی ہے تو وہ خود بڑی عزت اور احترام کے ساتھ گھر لے آئے۔

محترم اباجان جس دن چھٹی ہوتی دعوت الی اللہ کے لئے ارد گرد کے علاقوں میں چلے جاتے۔ ہمارے گاؤں میں صرف ہمارا گھر احمدی تھا۔ ہمارے گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر دو شخص احمدی ہوئے اور ایک دوسرے گاؤں کا ایک زمیندار لڑکا محمد حسین احمدی ہوا جس کی شادی اباجی نے ایک معزز احمدی گھرانے میں کرا دی تھی۔ آپ کی زندگی کا مقصد دعوت الی اللہ تھا۔ کبھی کسی کی تحقیر نہ کرتے۔ ہم سے کبھی کوئی حرکت سرزد ہو جاتی تو کہتے کہ "دیکھو تم احمدی ہو۔ تم نے تو دنیا کے لئے مثال بننا ہے۔ تکبر اور بڑائی کو چھوڑ دو" گاؤں میں سادات کی بے حد عزت کی جاتی تھی لہٰذا لوگ جھک کر سلام کرتے اور برابر نہیں بیٹھتے تھے۔ آپ ہمیشہ ہاتھ پکڑ کر برابر جگہ دیتے۔ سکول سے واپسی پر اگر کوئی کمزور یا بوڑھا شخص نظر آتا تو سائیکل پر بٹھا لیتے۔ حسنِ اخلاق کا یہ عالم تھا کہ کبھی کسی بچے کو بھی تو کہہ کر مخاطب نہ کرتے۔

فجر اور مغرب کی نماز گھر میں باجماعت پڑھاتے جو بچہ نماز نہ پڑھتا اس سے بولنا بند کر دیتے جو ہمارے لئے بہت بڑی سزا تھی۔ اپنے مخصوص اور پیار بھرے لہجے میں کہتے کہ "دیکھو بچو! دنیا میں بے دین لوگ بہت سے ہیں۔ تم بے دینوں میں نہیں خدا کے پیارے بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے یہاں تک کہ کتابوں کے صفحات بھی یاد ہوتے کہ کونسا حوالہ کہاں پر ہے۔ بڑے سے بڑے مسائل نہایت سادہ الفاظ میں یوں سمجھا دیتے کہ ذہن نشین ہو جاتے۔ جونہی جلسہ کے ایام قریب آتے آپ پر ایک جوش اور خوشی کا عالم طاری ہو جاتا۔ اور حضور بانی سلسلہ احمدیہ کے اردو اور فارسی اشعار مزے مزے سے پڑھا کرتے۔ خاص طور پر ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد

ہمارا گاؤں چک ۲۸۳ ج ب سٹیشن پکا انا سے تین میل دور تھا۔ اور ربوہ آنے کیلئے ہمیں صبح سویرے گاڑی پکڑنی ہوتی تھی۔ چوہدری محمد حسین صاحب کے بیوی بچے ہمارے گھر شام کو ہی آجاتے اور بیل گاڑی کے ارد گرد چادریں تان کر کمرہ کی شکل بن جاتی۔ ہمارا راستہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظمیں ہم سب بچے مل کر گایا کرتے اور اباجی خوش ہوتے اور کہتے۔ حضور کے غلاموں کا قافلہ جا رہا ہے۔ جونہی دریائے چناب کا علاقہ شروع ہوتا۔ نعروں سے فضا گونجنے لگتی اور احمدیت زندہ باد کے نعرے دل و دماغ کو ایک نئی امنگ اور خوشی عطا کرتے۔

ہمارا قیام اکثر بیرکس میں ہوتا اور اباجی بھی ہمیشہ اپنی جماعت کے ساتھ رہنا پسند کرتے کیونکہ ان کے ساتھ کافی غیر از جماعت لوگ ہوتے تھے۔ جو آپ سے متاثر ہو کر ربوہ آنے کی خواہش کرتے اور اکثر ان میں سے ہر سال احمدیت کی دولت سے مالا مال ہو کر واپس جاتے آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہتی۔ جب کوئی شخص حلقۂ احمدیت میں داخل ہوتا۔

آپ فطری طور پر ایک درویش منش انسان تھے۔ ہمیشہ عاجزی اور انکساری کو اپنایا۔ جو کچھ بھی میسر آجاتا خوشی سے قبول کرتے۔ قناعت پسند تھے۔ تمام عمر ایک پیسہ بھی کسی سے قرض نہیں لیا۔ ہمیں اکثر کہتے کہ یہ مت سوچا کرو کہ دوسرے کے پاس زیادہ ہے ان لوگوں کو دیکھو جن کے پاس تم سے کم ہے۔

علم کے حصول کا یہ عالم تھا کہ جہاں بھی کسی عالم، فاضل شخص کا پتہ چلتا پہنچ جاتے۔ چنانچہ آپ کو عربی، فارسی اور اردو پر کامل عبور تھا۔ شیخ سعدی کی حکایات اور اس کے علاوہ فارسی کی کتب زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ ہم پرائمری میں ہی تھے کہ ہمیں گلستان و بوستان سعدی، دیوان غالب اور اس کے علاوہ کلام اقبال اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب سبق کے طور پر پڑھایا کرتے تھے اور پھر سنا بھی کرتے تھے۔ بڑے دل نشیں انداز میں مسائل سمجھایا کرتے تھے۔ حسن سلوک اور رواداری کا یہ عالم تھا کہ شام کو جو طالبعلم بھی آپ سے پڑھنا چاہے بخوشی پڑھا دیتے تھے۔ نماز پنجگانہ کے سختی سے پابند تھے جو بھی پاس آکر بیٹھتا اسے ہر وقت نماز کی تلقین کرتے۔ غیر از جماعت لوگوں کو آپ پر اتنا اعتماد تھا کہ اکثر نکاح وغیرہ آپ ہی پڑھا کرتے تھے۔

جب بیمار ہوئے تو ہم سب بہن بھائیوں کو بلا کر کہا "دیکھو! میری جائیداد احمدیت ہے جو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ یہی ورثے میں چھوڑ کر جا رہا ہوں اس سے کبھی بیوفائی نہ کرنا اور ہر حال میں اس پر ثابت قدم رہنا دنیا کی رونقوں میں کھو کر اسے پسِ پشت نہ ڈال دینا۔"

قرآنِ مجید خوش الحانی سے پڑھتے۔ بڑے خوش شکل، باوقار اور بارعب قد جسم کے مالک تھے گھر میں ہمارے ساتھ بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشفقانہ ماحول میں بات کرتے اور امی جان سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ۔ کبھی کسی بات سے ان کا دل نہ دکھاتے ۔ میاں بیوی نے مثالی زندگی گزار دی۔

ہم چار بہنیں اور دو بھائی ہیں ۔ آپ نے ہم سب کو اچھی تعلیم دلائی اور آپ کی کوششوں کی بدولت ہم آج اس قابل ہیں کہ دین و دنیاوی لحاظ سے باعزت زندگی گزار رہے ہیں

ہر قسم کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے جونہی تنخواہ لے کر آتے پہلے چندہ جات نکال کر الگ رکھ دیتے پھر گھر کے اخراجات کے لئے رقم رکھتے تھے ۔ کہا کرتے تھے کہ اگر میں چندہ نہ دوں تو کبھی بھی میری تنخواہ میری ضروریات پوری نہ کر سکے ۔ اخبار الفضل ہمیشہ گھر میں منگواتے رہے اور مصباح بھی ۔

زندگی کے آخری ایام میں ریٹائرڈ ہو کر چھوٹے بیٹے سید کاظم حسین کے پاس لاہور آ گئے اور یہ درویش منش انسان جو مجسم خلوص اور احمدیت کا شیدائی تھا مختصر علالت کے بعد ۸ اپریل ۱۹۷۵ء کو ۷۱ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی ۔

ہماری حقیقی عید

"بے شک ہمارے خدا نے ہمیں ظاہری طور پر خوشی منانے کا حکم دیا ہے اور اسی لئے ہم خوشی مناتے ہیں لیکن ہمیں خوشی اس وقت حاصل ہو گی جب دنیا میں ہر جگہ دینِ حق پھیل جائے گا، جب بیوت الذکر ذکرِ الٰہی کرنے والوں سے بھر جائیں گی اور جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر قائم ہو جائے گی، ہماری سب سے بڑی عید اسی وقت ہو گی جب دینِ حق دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ کی بڑائی کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی"۔

(حضرت فضل عمر)

اصلاح معاشرہ

امۃ الباری ناصر

ننھے دیئے

ہمارے ارد گرد بے شمار مسائل موجود ہیں جو اپنے عوامل و نتائج کے اعتبار سے بے حد اہم ہیں ، ان میں سے کچھ تو ہمارے بس سے باہر ہیں ، اور کچھ ایسے ہیں جنہیں ہم حسنِ تدبیر سے حل کر سکتے ہیں ، مؤخر الذکر مسائل میں سے ایک ہمارے بچوں کی اخلاقی تربیت ہے ، ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ بچے کی عمر کے ابتدائی چند سال اس کی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں ۔ ان چند سالوں میں ذہن میں پیوست الجھنوں کا اسیر بچہ متوازن شخصیت نہیں بن سکتا ، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی سالوں کی تربیت بیحد اہم ہے ، جوں جوں بچے کی عمر بڑھتی ہے دیکھ کر سیکھنا ، نقل کرنا ، بڑوں کی طرح عمل کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہوتا ہے جو بے اختیاری عمل کی طرح اس کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے ، اس خیال کا محرک ابھی چند دن پہلے گذرنے والا واقعہ بنا ۔

کچھ دن پہلے اپنی ایک سہیلی سے ملنے ریلوے اسٹیشن جانا ہوا ۔ گاڑیاں کئی کئی گھنٹے تاخیر سے آ رہی تھیں ۔ قریب ہی ایک ملنے والی خاتون کا گھر تھا سوچا وہاں چلتی ہوں انتظار کی گھڑیاں گذر جائیں گی اور ان خاتون کا شکوہ بھی ختم ہو گا کہ ہمیشہ ان کو ہی مجھے ملنے کیلئے گھر سے نکلنا پڑتا ہے ۔ یہ پرانی ہمسائی اس لحاظ سے مجھے پسند ہیں کہ یہ ہماری باتیں بڑی توجہ سے سُن کر پسندیدگی کا اظہار کرتی ہیں ۔۔ یہ سب باتیں سوچتی ہوئی گئی مگر یہ سہیلی گھر پر نہ تھیں ۔ اس کے چار بچے (جن میں سے بڑی بیٹی سونیا کی عمر نو سال ہے) گھر پر تھے ۔ چاروں بچے وی سی آر پر ایسی فلم دیکھ رہے تھے جو میرے خیال میں کسی طور بھی بچوں کے لئے مناسب نہ تھی ۔ مجھے تو انتظار کے لمحات گذارنے تھے ننھے بچوں سے باتیں کرنے لگی ، سونیا نے بتایا کہ امی شاپنگ کرنے گئی ہیں ، ہم بھی ضد کر رہے تھے کہ ساتھ جائیں گے تو امی نے کہا آپ لوگ فلم دیکھیں ، میں ابھی آتی ہوں ۔

آپ کو اس فلم میں کیا بات اچھی لگتی ہے ؟

" آنٹی پہلے آپ ایک بات بتائیں " سونیا نے سوچ آف کرتے ہوئے کہا ،

" ہم تو اللہ جی سے مانگ مانگ کر تھک جاتے ہیں ہماری بات سنتے ہی نہیں جبکہ اینا بھی اپنے بتوں سے جو کچھ مانگتا ہے اسی وقت مل جاتا ہے "۔

بچی کے منہ سے یہ سوال سُن کر میں سُن ہو گئی ، معصوم ذہن کو سوچنے کا یہ انداز کس نے دیا کیا ہماری آئندہ نسلیں ان فلموں کی بدولت سمیع و بصیر خدا کے وجود پر شک کرنے لگیں گی ، کچے ذہنوں میں بُوند بُوند اُتر کر جذب ہوتے ہوئے غیر مذہبی عقائد ، طور طریقے طرز معاشرت اس طرح رچ بس جائیں گے کہ ہمیں انہیں واپس لانا مشکل ہو جائے گا ، بچے اپنے گرد و پیش کے اثرات لیتے ہیں ، اپنی شخصیت کو نمائشی شخصیات سے منطبق کرنے کے شوق میں انجانے راستوں پر چلنے لگتے ہیں ، ڈراموں اور فلموں نے نئی نسل کو ان گنت گمراہ کن نظریات دیئے ہیں ، نوجوان لڑکوں لڑکیوں کی والدین سے بغاوت ان کے احکام کو فرسودہ دورانہ کار سمجھنا صحت مند روایات کو غلط سمجھنا ۔ اپنے فیصلوں کو بزرگوں کے فیصلوں سے برتر سمجھنا ، مار دھاڑ کرنا ، خفگی پہ چاقو پستول نکال لینا انہی فلموں سے سیکھا گیا ہے ۔ عریانی کے مناظر لاشعوری طور پر اثر ڈالتے ہیں جو معصوم ذہنوں میں لاتعداد گرہیں ، الجھنیں اور پیچیدگیاں چھوڑ جاتے ہیں ، میں بچی کو اپنی عقل کے مطابق سمجھا کر وہاں سے آ گئی ، تاکہ اب اپنی سہیلی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ۲۸ اپریل ۱۹۸۹ء کا خطبہ جمعہ لے آؤں ۔ میرے پاس اس سے بہتر ان مجبور بیمار ذہنوں کے علاج کا کوئی حل نہیں تھا ، آپ بھی آزمائیں اور مریضوں کو ان کے مرض کے مطابق دوائیں دیں ، توحید کے موضوع سے اخلاق کی اصلاح پر توجہ دلانا ہم سب کا مشترکہ لائحہ عمل ہو جائے تو طوفانِ بدتمیزی کے مقابلے میں ایک ایک ننھا ننھا دیا روشن ہوتا جائے گا اور یہ روشنی کل عالم کے اندھیروں کو سمیٹ لے گی ۔

آپ کا خط ملا

احباب کرام جو الفضل کو خطوط لکھتے ہیں ، ان سے درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے خطوط میں مضامین پر اظہار خیال کریں تو زیادہ بہتر ہو گا ، اس سے ادارہ کو اپنے مضامین کا معیار بہتر بنانے میں مدد ملے گی ، اور دیگر قارئین کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی ۔

(ادارہ)

دینِ حق کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے ۔ وہ کیا ہے ؟ ہمارا اسی کی راہ میں مرنا ۔ (حضرت اقدس)

عبدالمالک
نمائندہ الفضل ۔ لاہور

ایک موقعہ ملا ہے

اللہ تعالیٰ انسان کو بعض اوقات ایسے مواقع عطا فرماتا ہے کہ اگر ان سے فائدہ اٹھا لیا جائے تو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازا جاتا ہے اور اگر ضائع کر دیا جائے تو بہت بھاری نقصان ہوتا ہے مثلاً جب کسی کا باپ بیرون ملک یا گھر سے بہت دور اپنے اہل خانہ کیلئے روزی کمانے جاتا ہے تو اچھی بیوی اور نیک اولاد ہر وہ کام کرتی ہے جو باپ کرتا تھا اور ہر مشکل کے حل کیلئے دعا اور تدبیر کے ذریعہ کوشش کرتی ہے اور پھر جب وہ باپ واپس اپنے اہلِ خانہ کے پاس آتا ہے تو اس کو تسکینِ قلب ملتا ہے اور اسکے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی فرمانبردار اولاد اور نیک صالح بیوی ہر ایک کو دے لیکن اگر معاملہ اس کے الٹ ہو تو دُکھ اور پریشانی کا موجب بنتا ہے ، آج جماعت احمدیہ پاکستان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک سنہری موقعہ دیا ہے جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ کلام میں جو الفضل کے جشن تشکر نمبر میں شائع ہوا ہے فرمایا ہے اسکا پہلا مصرعہ یہ ہے ۔

ے ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

اس میں امام وقت کا پیغام ہے کہ میں آج نہیں آ رہا کل یا پرسوں آ ؤنگا ، پس اے احباب جماعت پاکستان تم تیاری کر لو تمہارے انتظار کا وقت اب ختم ہو رہا ہے کیونکہ تمہیں موقعہ ہے کہ اپنے اعمال کو درست کر لو کمزوریوں کو دُور کر لو اور آج کے دن صرف اس موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھالو ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی کمزوریوں کی اصلاح کی توفیق دے اور امام وقت کی کامل اطاعت کی سعادت دے اور ہر اس راہ پر چلائے جس سے اس کی رضا حاصل ہو ۔ ہم اس طرح بنیں جس طرح کسی کا باپ باہر سے آتے تو وہ اپنی نیک صالح اولاد کے لئے دعا کرتا ہے اور وہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے ، اللہ کرے ہم امام وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنیں ۔

جو کام سب سے زیادہ مغفرت کا سبب ہو گا ۔ وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیابیطس کے مریضوں کیلئے تجویز کردہ بنیادی غذائیں

پرہیز کیجئے

ان اشیاء سے پرہیز کیجئے

زیادہ چکنائی والی اشیاء

- چکنائی والا گوشت
- بالائی ، مکھن
- آلو کے چپس

زیادہ مٹھاس والی اشیاء

- شکر ، گڑ ، گلوکوز
- میٹھا دودھ ، آئس کریم ، پڈنگ
- بیکری بسکٹ ، پیسٹری ، کیک
- مٹھائی ، چاکلیٹ ، جام جیلی
- سوفٹ ڈرنکس اور شربت

احتیاط کیجئے

ان اشیاء میں سے ایک کو ہر کھانے میں شامل کر سکتے ہیں

- گوشت چکنائی کے بغیر
- مرغی پوست کے بغیر
- مچھلی ، انڈے
- پنیر
- مسور یا مونگ کی دال یا سویابین

ان اشیاء میں سے چند کو ہر کھانے میں شامل کر سکتے ہیں

- ڈبل روٹی ، روٹی (ترجیحاً بغیر چھنے آٹے کی)
- دلیہ ، کارن فلیکس
- گاجر ، چقندر ، شلجم
- کیلا ، تربوز ، سنگترہ ، شریفہ ، سیب
- خوبانی ، آلو بخارہ ، آڑو ، پپیتا ، امرود
- چیکو ، خربوزہ

شوق سے لیجئے

اشیاء جو بغیر احتیاط کے کھائی جا سکتی ہیں

- بھنڈی ، پھول گوبھی ، بندگوبھی، کدو ، ٹینڈے ، توری ، سلاد ، ککڑی ، کھیرا ، فالسہ ، لیموں ، جامن ، پیاز (ہری یا سوکھی) ، چکوترہ ، ٹماٹر ، کریلا
- کم غذائیت والے سوفٹ ڈرنکس
- چائے ، کافی وغیرہ
- دودھ (چکنائی کے بغیر) ایک کپ
- ایک عدد سیب یا کینو یا مالٹا یا دو عدد امرود یا ½ بھانک خربوزہ یا دس عدد لوکاٹ یا ایک عدد آڑو یا ناشپاتی

تجاویز

(۱) ایک ہی مقدار کے ۲ یا ۳ کھانے دن میں آہستہ اور چبا کر کھائیے۔

(۲) زیادہ ریشے والے کھانے ، مثلاً بغیر چھنے آٹے کی روٹی ، سبزی اور پھل وغیرہ کا استعمال کیجئے۔

(۳) گوشت ، مرغی ، مچھلی اور انڈے پانی میں پکائیں یا بغیر گھی کے بھون لیجئے

(۴) گھی ، مکھن ، تیل یا مارجرین میں پکے کھانوں سے پرہیز کیجئے۔

(۵) چکنائی سے مبرا دودھ استعمال کیجئے ۔اگر کھانوں کے درمیانی وقفوں میں بھوک لگے تو "شوق سے لیجئے" والی اشیاء استعمال کیجئے۔

(۶) بھوک لگے تو "شوق سے لیجئے" والی اشیاء استعمال کیجئے۔

(۷) وزن کم کرنے کا ارادہ رکھئے اور ہفتہ میں ایک دفعہ وزن ضرور کیجئے۔

(۸) ورزش انتہائی ضروری ہے ۔روزانہ پیدل چلنے کی عادت ڈالئے۔

اگر ڈاکٹر نے ادویات تجویز کی ہیں تو انہیں باقاعدگی سے استعمال کریں۔

یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ خدا کو بجز خدا کی تجلّی اور توجہ کے پا نہیں سکتے (چشمہ معرفت)

بقیہ شذرات

میں عورتوں کا کردار" کے لئے وقف تھا۔ اس میں افضل توصیف ، شمیم بلگرامی اور زاہدہ حنا نے حصہ لیا۔

آخری اجلاس "جمہوریت اور تہذیب و تمدن" سے تعلق رکھتا تھا۔ رؤف نظامانی ، آشولال فقیر اور جعفر اچکزئی نے اپنے مقالے پیش کئے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ۔مقالے تو جیسے بھی تھے پسند کئے گئے اور ان پر کسی حد تک گفتگو بھی ہوئی لیکن سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دی جاسکتی ہے کہ اس موقعہ پر جو ریزولیوشن پاس کئے گئے ان میں جمہوریت کے قیام اور جمہوریت کے استحکام کا عزم جھلکتا تھا۔ اس بات کا ارادہ کھلم کھلا نظر آرہا تھا۔ کہ ملک میں کسی کو بدامنی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یعنی بدامنی پیدا کرنے والوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ ہم ان تمام مصنفین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنے کا عہد کر چکے ہیں تو احمدیہ جماعت کے افراد کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا جارہا ہے۔ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ وہ کسی ایک حلقے یا کسی ایک گروپ کے طرفدار تو نہیں ہیں ، ادب تو انسانیت کی اقدار کو آگے بڑھاتا ہے۔ پس ہم سمجھتے ہیں کہ ان مصنفین کے وہ عزائم جو انہوں نے اپنے ریزولیوشنز میں پیش کئے ہیں اسی صورت میں لوگوں کے سامنے داد و تحسین وصول کرنے کے لئے آسکتے ہیں کہ وہ بلا امتیاز پاکستان کے سب طبقوں کی حمایت کریں ، اور ان میں ایک طبقہ احمدیہ جماعت بھی ہے۔

اِطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترمہ امتہ العزیز ارشد صاحبہ زوجہ جناب قاضی رشید احمد ارشد صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ ۴ر جولائی ۱۹۸۹ء صبح ۸½ بجے انتقال فرماگئیں نماز جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب نے اجتماعی دعا کروائی ۔موصوفہ موصیہ تھیں ،اخلاقِ فاضلہ سے متصف تھیں ، احمدیت سے انتہائی محبت رکھنے والی ، نہایت شفیق خاتون تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کئے جانے کے لئے دعا کریں۔

امین الرشید ہاشمی
اتحاد کالونی ۔ لاہور

درخواست دعا

- مکرم مقصود احمد صاحب آف نیا بن باجوہ ضلع سیالکوٹ کے کندھوں پر چوٹ لگی ہے ۔ انہیں کچھ پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔
- مکرم محمد ارشد صاحب باجوہ ، کھیوا باجوہ کے ہاں بڑے آپریشن کے ذریعہ بیٹا پیدا ہوا ہے ۔ زچہ و بچہ ہسپتال میں ہیں۔
- مکرم عبدالجبار صاحب ناصر آف گوجرانوالہ کی ہمشیرہ محترمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ کراچی میں ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں زخمی ہوگئی تھیں ۔ ان کے ایک بازو کا آپریشن ہوچکا ہے ۔ احباب سے ان تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدگی

خاکسار دفتر وقف جدید سے محلہ دارالیمن کی طرف آرہا تھا کہ سلائیڈز کے خالی چوکھٹے جو یکصد کی تعداد میں ایک ڈبہ میں بند تھے راستہ میں گر گئے ۔جس صاحب کو ملیں دفتر وقف جدید میں خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

حکیم محمد عقیل
دفتر وقف جدید ۔ ربوہ

انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے ۔ جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کی شرح چندہ میں اضافہ

یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ماہنامہ خالد کی شرح چندہ ۲۵/- روپے اور تشحیذ الاذہان کی شرح چندہ ۲۰/- روپے مقرر ہے۔

ملک میں شدید مہنگائی کی وجہ سے گزشتہ دو تین سال سے ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ کی شرح چندہ میں اضافہ کی ضرورت ان کے ہر سال زیر بار ہوجانے کی وجہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ پھر بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کوشش کی کہ اسی چندہ میں خریداران کو رسالہ مہیا کیا جاتا رہے۔

لیکن اب کاغذ کی گرانی۔ ڈاک خرچ میں اضافہ کے ساتھ پریس اور کتابت کے نرخوں اور دیگر متعلقہ اشیاء میں اضافہ کی وجہ سے شرح چندہ میں اضافہ ناگزیر ہوگیا ہے۔ تاکہ یہ رسائل جو پہلے ہی زیر بار ہیں مزید زیر بار نہ ہو جائیں۔

لہٰذا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم جولائی ۱۹۸۹ء سے ماہنامہ خالد کی سالانہ شرح چندہ ۳۰/- روپے اور ماہوار ۳/- روپے اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی سالانہ شرح ۲۵/- روپے اور ماہوار ۲/۵۰ روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں اور آئندہ نئی شرح کے مطابق ادائیگی فرما کر حسب معمول ادارہ خالد، تشحیذ الاذہان سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان ربوہ)

تنزانیہ کے سیلاب زدگان کے لئے

جماعت احمدیہ کی خدمات

تنزانیہ کے صوبہ مورو گورو (Morogoro) میں سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان ہوا۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ مورو گورو نے متاثرہ افراد کی خدمت کے لئے مفت ادویہ مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ تنزانیہ کی حکمران پارٹی کے سواحیلی روزنامہ میں اس کا تذکرہ شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"صوبہ مورو گورو میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مفت ادویہ مہیا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مورو گورو نے مستعدی کا اظہار کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے سلیتھ سنٹر کے انچارج۔ ڈاکٹر مبارک احمد شریف نے کہا ہے کہ وہ اضلاع ULANGA اور KILOMBERO میں سیلاب زدگان کے علاج معالجہ کی خاطر ماہرین بھجوانے کو تیار ہیں جو اپنے ساتھ ادویہ لے جائیں گے اور متاثرہ افراد کا مفت علاج کریں گے۔

(سواحیلی روزنامہ UHURU تنزانیہ۔ تاریخ درج نہیں)

عید کے روز

"عید کے روز امراء غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان کو تحائف دیں۔ اسی آپ ایسی لذتیں پائیں گے کہ دنیوی لذتیں ہیچ ہو جائیں گی۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع))

خبریں

● پاکستان اس سال دولت مشترکہ میں شامل ہو جائے گا۔ یہ بات وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے برطانیہ کے دورے پر روانگی سے قبل اخبار نویسوں کو بتائی۔ وزیر اعظم برطانیہ کے علاوہ فرانس بھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس موقع پر ایٹمی ری پراسسنگ پلانٹ کا معاملہ بھی اٹھائیں گی۔ وزیر اعظم انقلاب فرانس کی دو صد سالہ تقریبات میں شرکت کریں گی۔

● ایک برطانوی اخبار نے لکھا ہے کہ نواز شریف نے فوج کے بعض حصوں سے گٹھ جوڑ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ بے نظیر بھٹو کی پُرامن بقائے باہمی نہیں ہو سکتی۔

● سینیٹر آصف فصیح الدین وردگ نے کہا ہے کہ ہم شیر پاؤ حکومت کو ختم کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شیر پاؤ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کسی بھی وقت پیش ہو سکتی ہے۔

● سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیر پاؤ نے کہا ہے کہ سمگلنگ کے پیسوں سے کوئی حکومت نہیں ٹوٹ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی منشیات کی سمگلنگ میں ملوث بڑے بڑے مگرمچھوں کو پکڑ لیا جائیگا۔

● ولی خان نے کہا ہے کہ سرحد حکومت ختم ہونے کے بعد بے نظیر کی بھی چھٹی ہو جائے گی۔

● لاہور ہائیکورٹ نے سانحہ بہاولپور جس میں جنرل ضیاء ہلاک ہوئے تھے کے بارے میں تحقیقات نہ کرنے پر آئی جی پنجاب اور ڈائریکٹر جنرل فیڈرل انوسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔

● اسلامی جمہوری اتحاد کے صدر اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے ان پر تخریب کاری کا جو الزام لگایا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ پانی سر سے گذر جانے سے قبل حالات پر قابو پا لیا جائے۔

● جنرل فضل حق نے لاہور ہائیکورٹ سے عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کروالی ہے۔ عدالت عالیہ نے ہدایت کی ہے کہ درخواست دہندہ ۱۸ر جولائی تک صوبہ سرحد کی متعلقہ عدالت سے ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے رجوع کریں۔

● مسٹر جسٹس رفیق تارڑ نے لاہور ہائیکورٹ کے قائمقام چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔

● جمیعت العلمائے اہلحدیث نے علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ جمیعت کے سیکرٹری جنرل نے مطالبہ کیا ہے کہ نواز شریف کو اس قتل کی تفتیش میں شامل کیا جائے۔

● مفتی محمد حسین نعیمی نے گذشتہ برس ۲۲۔ جون ۱۹۸۸ء کو جنرل ضیاء الحق کے خلاف کفر کا فتویٰ دے کر انہیں اسلام سے خارج کر دیا تھا۔ اس فتوے کے مطابق جنرل ضیاء۔ اور دیگر کئی ایسے افراد کا نکاح ٹوٹ گیا تھا جنہوں نے ایک ایسے شخص کی کتاب کے لئے صدارتی ایوارڈ کی سفارش کی تھی جس نے بقول خویش گستاخیٔ رسولؐ کا ارتکاب کیا تھا۔

● وفاقی وزیر سیاحت یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت ایک منصوبے کے تحت بے روزگاروں کو ۵۰ ہزار روپے فی کس قرضہ فراہم کیا جائے گا۔

● جنرل فضل حق جب لاہور ہائیکورٹ میں اپنی ضمانت کے لئے پہنچے تو تین ڈی ایس پی ان کی حفاظت کر رہے تھے۔ پولیس کمانڈوز نے ان کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ سرکاری وکیل نے وکیل صفائی کے مؤقف کی تائید کی۔

ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز

۴/۲۱، مین سوک سنٹر نزد جی پی او اسلام آباد

فون نمبر ۸۱۸۷۵۷

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

چیچک پلز

مرغیوں کی بیماری چیچک کا علاج

چیچک روک

ایک ٹیوب ۵۰، مرغیوں کیلئے حفظ ماتقدم فی شیشی ۳/-۔ تفصیلات کیلئے کیور ہیڈ پولٹری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں۔

کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ

فون: سیلز ۷۱، کلینک ۶۰۶